سوال

عی نقطہ(206)۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

) شرعی نقطہ نگاہ سے بیت المال کا قیام کیونکر ہوسکتا ہے، اوراس کے شرائط کیا ہیں؟

کتا ہے؟

نا ہے؟

، ہیں؟

ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

، اسلامی خزانہ کا جس کے مختلف شعبے ہوتے ہیں، اور ہر شعبے کے مصارف جداگانہ اورالگ تھے، (جس کا قائم کرنا اوراس کے مصارف پر صرف کرنا واجب تھا، اور ہے، مثلاً

یالتیک لخمشیہ'' کے نام کا ہوتا تھا، جس میںغنائم ورکاز کے خمس جمع ہوتے تھے۔

بیعت ملالطدشقابت''کا تھا جس میں زکوٰۃ وصدقات کے اموال جمع ہوتے تھے۔

'بتیتسہ الخغبلج'' والجزیہ والفیئ'' تھا۔

چوبی تھے'لقطہ اورلاوارث لوگوں کے ترکے ''جمع ہوتے تھے۔

بیت المال کی اہمیت اورافادیت ایسی واضح اور کھلی ہوئی ہے کہ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، بیت المال کے قیام کے لیے اسلامی حکومت وامارت کا ہونا شرط نہیں ہے، جہاں اسلامی حکومت نہ ہووہاں بھی بیت المال قائم ہوسکتا ہے، اس لیے صرف جماعتی نظم کا ہونا ضروری ہے، اورظاہر ہے
بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں کوئی بیت المال نہیں بنوایا، بلکہ جو کچھ آیا اسی وقت لوگوں کو بانٹ دیا، ہاں ابن سعد کی بعض روایتوں سے اتنا ثابت ہوتا ہے، کہ انہوں نے بیت المال کے لیے ایک مکان خاص کرلیا تھا، لیکن وہ ہمیشہ بند پڑا رہتا تھا۔
سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کی عمارت کی بنیاد ڈالی، اوردار الخلافہ (مدینہ منورہ) میں اسلامی خزانہ قائم کیا، اوراس کے لیے باقاعدہ افسر اوردوسرے عملہ مقرر کیے مدینہ منورہ کے علاوہ تمام صوبوں اوراہم مقامات میں بھی بیت المال قائم کیے جاسکتے ہیں، ان مقامی وضلی بیت
رائج الوقت اسلامی انجمنیں اورجمیعتیں بلاشبہ اپنے خزانوں کا نام بیت المال رکھ سکتی ہیں، یہ نام اسلامی حکوت کے خزانے کے لیے نصاً مخصوص نہیں ہیں، اور نہ اس پر کوئی دلیل اورقرینہ موجود ہے، پس مسلمان ایک نظم کے ماتحت جہاں کہیں ہوں، رقوم مذکورہ بالا جمع کرکے اس کا نام بیت المال رکھ سکتے ہ
بر ۵ شمارہ نمبر ۱۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد7ص306-309

محدث فتویٰ